احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 29 ستمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 29 ستمبر 2003ء 1424 ہجری-29 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 221

مصیبت سے نجات کی دعا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی-

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

ترجمہ:-اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے-اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما-

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی-" (تذکرہ ص 458)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

مئی 1904ء کا واقعہ ہے۔ کہ قادیان میں طاعون تھا۔ اور کئی ایک ہندو اور غیر احمدی گھمار وغیرہ اس کا شکار ہوتے تھے۔ کہ ایک دن مولوی محمد علی صاحب کو بخار ہو گیا۔ رفتہ رفتہ بخار کی شدت ایسی سخت ہوئی۔ کہ مولوی صاحب نے گھبرا کر یہ سمجھا کہ انہیں طاعون ہو گیا ہے۔ اس واسطے انہوں نے مجھے بلایا۔ تاکہ کچھ وصیت کی باتیں کریں۔ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اس کمرے میں رہتے تھے۔ جو (۔) مبارک کے اوپر کی چھت کے ہموار حضرت صاحب کے مکان کے ایک کمرے کے اوپر نیا کمرہ بنا ہوا تھا۔ یہ کمرہ ابتداءً مولوی محمد علی صاحب کی خاطر ہی بنوایا گیا تھا۔ جبکہ وہ لاہور سے قادیان چلے آئے تھے۔ اس کمرے کی ایک کھڑکی گول کمرے کی اوپر کی چھت جانب جنوب پر کھلتی تھی۔ جو (۔) مبارک کی چھت کے ہم سطح اس وقت بنائی گئی تھی۔ مگر بعد میں اکھاڑ دی گئی۔ میں اس کھڑکی کے پاس آ کر بیٹھا۔ اندر مولوی صاحب پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے بدن سے سخت تپش آ رہی تھی۔ میں نے کھڑکی میں سے ہاتھ اندر کر کے ان کے بدن پر لگایا۔ تو بخار بہت شدید معلوم ہوا۔ وہ وصیت کی باتیں کرنے لگے کہ انجمن کے رجسٹر کہاں ہیں۔ اور روپیہ کہاں ہے مگر میں انہیں تشفی دیتا تھا۔ کہ آپ گھبرائیں نہیں انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ اسی اثناء میں اندر کے راستے سے حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ آپ کے چہرہ پر تبسم تھا۔ اور آپ نے ایک جذبے کے ساتھ اپنا ہاتھ مولوی محمد علی صاحب کے بازو پر مارا۔ اور ہاتھ کو اٹھا کر نبض پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ آپ کو تو بخار نہیں ہے۔ اگر آپ کو طاعون ہو جائے۔ تو میرا سلسلہ ہی جھوٹا سمجھا جائے۔ چونکہ حضرت صاحب ایسا الہام شائع کر چکے تھے۔ کہ اس گھر میں رہنے والے سب طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ سوائے ان کے جو متکبر ہوں۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس وقت گھر کے اندر رہتے تھے۔ اس واسطے ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں طاعون سے محفوظ رکھے۔

حضرت صاحب کے ایسا فرمانے پر میں نے تعجب کے ساتھ پھر کھڑکی میں سے ہاتھ بڑھایا تو دیکھا کہ فی الواقعہ بخار اترا ہوا تھا۔ اور اس کے بعد مولوی صاحب کی طبیعت اچھی ہونے لگ گئی۔ اور جلد تندرست ہو گئے۔

(ذکر حبیب ص 123)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

کمیٹی کفالت یتامیٰ کے تحت بے سہارا یتیم بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیتی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ اور سال میں ایک یا دو مرتبہ مربیان سلسلہ ان بچوں کے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ حال احوال پوچھتے ہیں، نماز، تلاوت قرآن کریم، جماعت کے ساتھ رابطہ اور اجلاسات میں شرکت وغیرہ کے بارہ میں جائزہ لیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی کوئی کمزوری یا کمی محسوس کی جاتی ہے۔ توجہ دلائی جاتی ہے اس کام کو اللہ تعالیٰ کار خیر قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

"یہ لوگ تجھ سے یتامیٰ کے بارہ میں پوچھتے ہیں تو کہدے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے"

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"پھر اس لئے بھی وہ (یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں" (تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

آج دنیا میں واحد جماعت "جماعت احمدیہ" ہے جو باقاعدہ ایک نظام کے تحت یتامیٰ کی خبر گیری کر رہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں 450 گھرانوں کے 1500 سے زائد یتیم بچے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ کی زیر نگرانی پرورش پا رہے ہیں احباب و خواتین کی ایک کثیر تعداد اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہی ہے۔ یہ صاحب ثروت احباب کے لئے حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کے نام چیک، ڈرافٹ یا منی آرڈر بھجوا کر بغیر وعدہ کے بھی اس تحریک میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔

یتیموں کی خدمت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں کہ

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں (اکٹھے) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حدیث کا مصداق بنائے اور کفالت یتامیٰ کے فرض کو ادا کرنے کی توفیق دے۔

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2002ء (13)

26 تا 28 دسمبر — جلسہ سالانہ قادیان۔ تاریخ قادیان کی سب سے زیادہ حاضری 55 ہزار سے زائد رہی متعدد شخصیات کی شرکت اور مقتدر شخصیات کے پیغامات، خصوصی ٹرین سروس۔

27 دسمبر — روزنامہ الفضل کے سالانہ نمبر بعنوان ''جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء'' کی اشاعت۔

__متفرق__

☆ صدر مملکت غانا کی طرف سے مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا کو غانا کے قومی مصالحتی کمیشن کا ممبر نامزد کیا گیا۔

☆ غانا میں جماعت کے نرسری سکول 100، پرائمری سکول 222، جونیئر سیکنڈری سکول 97، سینئر سیکنڈری سکول 7، ٹیچر ٹریننگ اور مشنری ٹریننگ 11 اور لڑکیوں کے لئے ووکیشنل سکول ایک۔ ہسپتال 6، کلینک 1، ہومیو پیتھک کلینکس 4 تھے۔

☆ مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (OBE) سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ کو انٹرنیشنل فیڈریشن برائے امن عالم کی طرف سے ''امن کے سفیر'' کا اعزاز دیا گیا۔

☆ مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کو کالج آف فزیشن و سرجن پاکستان کی طرف سے کارڈیالوجی فیکلٹی کا پانچ سال کے لئے ممبر اور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے نیشنل بورڈ کا ممتحن مقرر کیا گیا۔

☆ فیصل آباد بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں نصرت جہاں اکیڈمی کا نتیجہ سو فیصد رہا اور انٹر کالج کا 92 فیصد رہا اور 129 کالجز میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ جرمنی میں ریجنل سطح پر یوم امہات کا انعقاد کیا گیا۔

☆ تنزانیہ اور کینیا میں تربیت نومبائعین کے خصوصی پروگرام اور کلاسز ہزاروں افراد کا استفادہ۔

☆ نیروبی میں دوسری احمدیہ بیت الذکر بیت الرحمٰن کا افتتاح ہوا۔

☆ جماعت احمدیہ صوبہ کوسٹ تنزانیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ حاضری 650۔

☆ جماعت احمدیہ بروکرو CFI آئیوری کوسٹ کا پہلا جلسہ سالانہ حاضری 2839 رہی۔

☆ مرکز سلسلہ ربوہ کی تزئین اور شجر کاری کی منظم مہم جاری رہی۔

☆ لجنہ اماء اللہ آسٹریا کا پہلا سالانہ اجتماع بمقام احمدیہ مشن ہاؤس ویانا منعقد ہوا۔

☆ لجنہ ہالینڈ نے دعوت الی اللہ کے لئے 91 نمائشیں لگائیں۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(94)

پُر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

ابتدائی مومنین

دعویٔ نبوت کے ابتدائی تین سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عملی نمونہ سے نیز مخفی اور انفرادی طور پر تبلیغ فرماتے رہے جس کے نتیجہ میں آپ کے افراد خانہ حضرت خدیجہؓ، حضرت علیؓ اور قریبی تعلق والوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زیدؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

اس زمانہ کا کچھ حال حضرت عفیفؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں تاجر آدمی تھا حج کے زمانہ میں منٰی آیا۔ عباس بن مطلب بھی تاجر تھے۔ ان کے پاس کچھ خرید و فروخت کے لئے آیا۔ میرے وہاں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے خیمہ سے نکل کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ پھر ایک عورت اور ایک بچہ بھی اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ میں نے عباسؓ سے پوچھا کہ یہ کون سا دین ہے۔ ہمیں تو اس کی کچھ خبر نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ محمدؐ بن عبداللہ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے ان کو بھیجا ہے اور یہ کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔ ساتھ ان کی بیوی خدیجہؓ بنت خویلد ہیں جو آپ پر ایمان لے آئی ہیں۔ یہ لڑکا ان کا چچا زاد علی بن ابی طالب ہے جو آپ پر ایمان لایا ہے۔ عفیف کہا کرتے تھے کاش اس وقت میں ایمان لے آتا تو میرا تیسرا نمبر ہوتا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 ص 164 مطبوعہ بیروت)

میری کتاب پڑھو

محترم مرزا سردار محمد صاحبؒ نے 1953ء میں احمدیت قبول کی آپ احمدیت کے انتہائی فدائی تھے۔ اپنی ساری برادری میں سے آپ اکیلے خوابوں کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ آپ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ شخص خواب میں آئے جو فرما رہے تھے ''مرزا سردار محمد مجھے پہچانو۔ میں ہی امام وقت 'مہدی و مسیح موعود ہوں اور میری یہ کتاب (براہین احمدیہ کی طرف اشارہ کیا) پڑھو''۔ آپ ان دنوں لیہ شہر میں مقیم تھے۔ آپ نے اس خواب کا ذکر وہاں کے اسٹیشن ماسٹر صاحب سے جو کہ احمدی تھے کیا۔ اور دریافت کیا کہ کیا آپ کے مرزا صاحب اس حلیہ کے ہیں انہوں نے اس کی تائید کی اور آپ نے براہین احمدیہ کے بارہ میں دریافت کیا اور پڑھنے کے لئے مانگی۔ اسی طرح آپ کی خوابوں کا اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور آخر 1953ء میں احمدیت قبول کرلی۔ (الفضل ربوہ 24 فروری 2001ء ص 5)

دعوت الی اللہ کا ایک نادر طریق

انگریز حکمرانوں کے برصغیر میں آنے کے بعد عیسائی مشنریوں نے اسلام کے خلاف ایک یلغار کی ہوئی تھی۔ مسلمان، عیسائی مذہب اور تمدن سے مرعوب ہو کر اس کے دلدادہ بن رہے تھے۔ مسلمانوں کا تعلق مذہب اور ملت سے صرف نام کا رہ گیا تھا۔ ایسے زمانے کے مسلمانوں کو اسلام اور اس کے رسول سے رغبت دلانا ایک عظیم مشن تھا۔ اس نصب العین کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے دین اور قرآن کی برتری کے لئے ایک مقبول اور ہر دلعزیز طریقہ اختیار کیا یعنی افسانے اور ناول کے قالب میں دین کی چاشنی کو اس طرح شیشے میں اتارا کہ غٹا غٹ پیئے بغیر کوئی نہ رہ سکے۔ چنانچہ اردو ادب میں پہلی دفعہ قرآن کریم کی تعلیمات کو ایسے انداز اور اسلوب میں لکھنا کہ اس میں عام ناولوں کا مزہ بھی ہو۔ دینی ہونے کے باوجود، طرز بیان میں ایسی کشش ہو کہ ناول کو شروع کرنے کے بعد اس کو ختم کئے بغیر رکھنا ممکن نہ ہو۔ یہ کمال سید شفیع احمد کی تحریر میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

ناول اور کہانی کے اسلوب کو اختیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت مسیح موعود نے اچھے ناولوں کی تعریف فرمائی ان کی افادیت کو تسلیم کرتے ہوئے فرمایا ''جو ناول نیت صالح سے لکھے جاتے ہیں زبان عمدہ ہوتی ہے نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے وہ بہرحال مفید ہے''

(ملفوظات جلد نہم ص 350)

سید شفیع احمد نے مرزائی، دوربین، فلسفی محبوب، وہ دولہا آیا جیسے ناول لکھے۔ ان میں دین کی پرشوکت تعلیم کے دلائل نہایت آسان انداز میں دیتے چلے جاتے ہیں جو قاری کے ذہن پر بوجھ نہیں بنتے قاری کا ذہن مصنف کے ذہن کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اس سے پہلے کہ قاری کے ذہن میں یہ سوال اٹھے مصنف عقل اور نقل کے ذریعے اس کا جواب دیتا چلا جاتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 24 فروری 2000ء)

بہترین زندگی کا ضامن ۔ تقویٰ کی اہمیت اور فضائل

یہ وہ بنیادی جڑ ہے جس پر دین حق کی عمارت استوار ہے

محمد شکر اللہ صاحب

ایک دفعہ بھیرہ کے ایک بڑھئی بنام محمد اسلام حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بیت مبارک میں حاضر تھے۔ انہوں نے حضور سے عرض کی کہ میں اب وطن واپس جاتا ہوں۔ مجھے حضور نصیحت فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو۔ اس نے نہایت سادگی سے عرض کی کہ حضور میں نہیں جانتا تقویٰ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا تقویٰ یہ ہے کہ:

"جس چیز میں دسواں حصہ بھی شبہ کا ہو اس کو چھوڑ دو"

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں تقویٰ کے ضمن میں فرماتے ہیں:

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولا اسی میں ہے

تقویٰ دین کا ایک اہم رکن ہے۔ یہ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ یہ وہ بنیادی اینٹ ہے جس پر دین کی عمارت استوار ہوئی ہے۔ یہ گلشن دین کا ایسا پھل ہے جس کی شیرینی سے صرف متقی لوگ ہی لطف اندروز ہو سکتے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کیا خوب فرماتے ہیں کہ:

نہیں معیار عزت کا حکومت، حسن یا لشکر
نہ جاہ و قوم و طاقت ہے نہ اولاد و زر و گوہر
خدا کے ہاں فقط پرسش ہے نیکی اور تقویٰ کی
کہ جو تقویٰ میں ہوں برتر وہی عزت میں ہیں بڑھ کر

(بخارِ دل)

خداتعالیٰ کے ہاں وہی مکرم اور معزز ہے جو متقی ہے۔ قوموں کا تفرقہ کچھ چیز نہیں ہے اور نہ ذات کا اونچا ہونا کوئی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو وہی بزرگ ہے جو پرہیزگاری سے حصہ لیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے تقویٰ کی اہمیت وضرورت کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں مختلف مقامات پر مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی ہے۔ اس ضمن میں چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

"خداتعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے۔ (۔) یعنی اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد سوم ص343)

نیز فرماتے ہیں:

"بعض نادان ایسے بھی ہیں کہ جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جس میں نبی اور رسول آئے لیکن کیا ان کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خداتعالیٰ کے حضور ہوا.......... ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے خصوصا سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ چیز بھی نہیں اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے.......... میں یقیناً جانتا ہوں کہ خداتعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔ اور تکبر ایسی شے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے.......... پس ذات پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو"

(ملفوظات جلد ہفتم ص188)

نیز فرمایا:

اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے اسی طرح پیغمبرؐ خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہؓ خداتعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خداتعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ پس چاہئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھ لیا کرو" (ملفوظات جلد ششم ص54)

بہتر زندگی کا ضامن

اگر کسی معاشرہ کے افراد ہر کام کرتے وقت تقویٰ کو مدنظر رکھیں تو وہاں کی زندگی جنت بن جائے اور ہر شخص راحت اور بشاشت سے زندگی گزارے اگر تاجر اپنی تجارت میں زمیندار اپنے زمیندارہ میں ملازم اپنی ملازمت میں صنعت کار صنعت میں آقا اپنے کام میں اور مزدور اپنی مزدوری میں ایک قاضی اور جج فیصلہ کرتے وقت، وکیل اپنی وکالت میں اگر تقویٰ سے کام لیں اور تقویٰ سے متعلق جو ارشادات خداتعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں ان پر عمل کریں تو ہر شخص نیکی کی زندگی گزار سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

کامیابی کی راہ

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو خداتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے کامیابی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ جب بندہ خداتعالیٰ کا دامن پکڑ لیتا ہے اور تقویٰ کو بنیاد بنا لیتا ہے تو چاہے راہ میں مشکلات کے کتنے ہی بڑے بڑے پہاڑ کیوں نہ ہوں خداتعالیٰ اس کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں پسند کرتا کہ اس کا بندہ جو صرف اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتا ہے ناکام و نامراد ہو۔ بلکہ وہ ایسے ذرائع سے کامیابی کے سامان پیدا کرتا ہے اور رزق کے وسائل مہیا کر دیتا ہے کہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

جو کوئی تقویٰ کرے گا پیشوا ہو جائے گا
قبلہ رخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائے گا

کاموں کی بنیاد تقویٰ

آج کا دور مادہ پرستی کا دور ہے اور ساری کوششیں صرف دنیا کمانے پر ہی صرف ہوتی ہیں ایسے وقت میں خداتعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس لئے کھڑا کیا ہے کہ ہم لوگوں کو خالق حقیقی کے قرب کی راہوں سے روشناس کرائیں۔ اگر ہمارے کام بھی محض مادی ہو جائیں اور ان کے پیچھے خداتعالیٰ کا تقویٰ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان صلاحیتوں کو جو خداتعالیٰ نے ہمیں ودیعت کی ہیں محض دنیا کے لئے لگا دینا ان کا ضیاع ہے۔ دنیا میں بے شمار ایسی سوسائٹیاں اور انجمنیں ہیں جو خدمت خلق کا کام کر رہی ہیں۔ پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق ہوا؟ یہی فرق ہے کہ ہمارے تمام کام صرف خداتعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتے ہیں۔ ہم وہی کام کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال ظاہر ہو۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے جب کہ ہمارے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ اگر ایسا ہو جائے تو خداتعالیٰ خود ہمارا حامی اور دستگیر ہو جائے گا اور ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے جائیں گے۔

تقویٰ کی جڑ یہی ہے کہ خالق سے پیار ہو
گو ہاتھ کام میں ہوں مگر دل میں یار ہو

سیدنا حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے لئے تقویٰ کو لازمی قرار دیتے ہیں بلکہ حضور کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے آپ کو متقیوں کا ایک مضبوط اور مخلص گروہ پیدا کرنے کے لئے ہی مبعوث فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"خدا نے ہمیں جس بات پر مامور فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے تقویٰ ہونا چاہئے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ یہ حرام ہے اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی پس تقویٰ پیدا کرو"

(الحکم 17 جنوری 1903ء)

خداتعالیٰ کا بے حد شکر واحسان ہے کہ جماعت احمدیہ میں بہت سی ایسی برگزیدہ ہستیاں موجود ہیں جنہیں تقویٰ کا بلند مقام حاصل ہے بطور نمونہ چند مثالیں ملاحظہ کے لئے پیش ہیں۔

تقویٰ کا بلند مقام

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ مولوی حسن علی صاحب ایک دعوت سے واپس آ رہے تھے کہ رستہ میں ایک مکان کی چھت پر چند سوکھی ٹہنیاں نظر پڑیں۔ مولوی حسن علی صاحب نے ہاتھ بڑھا کر ان میں سے ایک تنکا دانتوں کے خلال کرنے کے لئے توڑ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ خداتعالیٰ کے فضل سے مجھے تقویٰ کا وہ بلند مقام حاصل ہے کہ میں اس تنکے کو توڑنا بھی تقویٰ کے خلاف سمجھتا ہوں۔

قیمتی نصیحت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ:

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد سعادت میں جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹری کی تعلیم کے لئے لنڈن گئے۔ سفر پر روانگی سے پہلے آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کے لئے عرض کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ:

آپ لندن جا رہے ہیں۔ لندن شہر دنیا کی زیب وزینت کے اعتبار سے مصر سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ ہر صبح سورہ یوسف کی تلاوت کرتے رہنا اور ہر شہر میں شرفاء کا طبقہ ہوتا ہے اس لئے تعلقات ونشست وبرخواست کے لئے شرفاء کا انتخاب مفید رہے گا۔

حضور کی ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے حضرت چوہدری صاحب نے لندن میں تعلیم کا زمانہ گزارا۔ ان دنوں خواجہ کمال الدین صاحب ووکنگ میں تھے۔ انہوں نے حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب والد

ماجد جناب چوہدری صاحب کی خدمت میں لندن سے خط لکھا کہ لندن شہر اس وقت زیب وزینت اور دلکشی میں مصر سے بڑھا ہوا ہے لیکن چوہدری ظفر اللہ صاحب اس میں تقویٰ اور طہارت کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیک نمونوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ ایک سبق آموز حکایت پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں جس میں تقویٰ کا ہی درس ملتا ہے۔

ایک بزرگ اور چور کی کہانی

حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:

"ایک بزرگ کہیں سفر میں جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے فرمایا تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو۔ خداتعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کردے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جو اب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا۔ اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے اور آیت بتلاؤ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ "وہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور برحق ہے" یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خداتعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دیدی۔

پس اے عزیزو! تم نے دیکھا کہ خداتعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیسی دولت ملتی ہے۔ غور کر کے دیکھو وہ خداتعالیٰ جو زمین و آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے۔ کیا اس کے ہونے میں کوئی شک وشبہ ہوسکتا ہے۔ وہ پاک اور سچا خدا ہی ہے جو ہم تم سب کو پالتا، پوستا ہے۔ پس خدا ہی سے ڈرو اسی پر بھروسہ کرو اور نیکی اختیار کرو"

خلاصہ مضمون یہ کہ تقویٰ بڑی دولت ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ؏

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی

ہمیں چاہئے کہ حضور کی اس بیان فرمودہ تعلیم پر ہم دل وجان سے عمل پیرا ہوں تا وہ ساری باتیں جو ایک متقی انسان میں ہونی چاہئیں ہم میں بھی پیدا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے متبعین کو بھی اس دولت عظمیٰ سے حظ وافر بخشے آمین۔

دونوں ہاتھوں سے پکڑ لو دامن تقویٰ کو تم
ایک ساعت میں کرا دیتا ہے یہ دیدار یار

(حضرت مصلح موعود)

مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب
حضرت مسیح موعود

سبز اشتہار

یہ رسالہ روحانی خزائن جلد نمبر 2 کے ص 447 تا 470 کل 24 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا اصل نام "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" ہے۔ لیکن اس کے سبز کاغذ پر طبع ہونے کی وجہ سے "سبز اشتہار" کے نام سے مشہور ہوگیا اور یہ کتاب نومبر 1888ء میں تالیف اور شائع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ اشتہار ان نکتہ چینیوں کے جواب میں تحریر فرمایا جو بعض مخالفین نے بشیر اول کی وفات پر کیں۔ مثلاً کہ یہ وہی بچہ تھا جس کی نسبت اشتہار 20/فروری 1886ء اور 8/اپریل 1886ء اور 17/اگست 1887ء میں ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور اس میں مصلح موعود کے نام اور اس سے متعلقہ پیشگوئی کی وضاحت کی گئی۔ اس کتاب سے چند منتخب اقتباسات پیش ہیں:۔

انزال رحمت کے دو طریق

فرمایا:۔

"خداتعالیٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریق ہیں۔

(1) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم واندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے (۔) (الجزو نمبر 2) یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے تھے اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں انہیں پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

(2) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین وائمہ واولیاء وخلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء وہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خداتعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ (ص 461 حاشیہ)

ابتلاؤں میں حکمت

فرمایا:۔

"عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کردیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں اور جس شخص کو اس سنت کے برخلاف کوئی کامیابی ہو وہ استدراج ہے نہ کامیابی۔ اور نیز یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نہایت درجہ کی بدقسمتی و ناسعادتی ہے کہ انسان جلد تر بدظنی کی طرف جھک جائے اور یہ اصول قرار دے دیوے کہ دنیا میں جس قدر خدائے تعالیٰ کی راہ کے مدعی ہیں وہ سب مکار اور فریبی اور دوکاندار ہی ہیں کیونکہ ایسے ردی اعتقاد سے رفتہ رفتہ وجود ولایت میں شک پڑے گا اور پھر ولایت سے انکاری ہونے کے بعد نبوت کے منصب میں کچھ کچھ ترددات پیدا ہوجاویں گے۔ اور پھر نبوت سے منکر ہونے کے پیچھے خدائے تعالیٰ کے وجود میں کچھ دغدغہ اور خلجان پیدا ہو کر یہ دھوکا دل میں شروع ہوجائے گا کہ شائد یہ ساری بات ہی بناوٹی اور بے اصل ہے اور شاید یہ سب اوہام باطلہ ہی ہیں کہ جو لوگوں کے دلوں میں جمتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ سوائے سچائی کے ساتھ بجان ودل پیار کرنے والو! اور صداقت کے بھوکو اور پیاسو! یقیناً سمجھو کہ ایمان کو اس آشوب خانہ سے سلامت لے جانے کے لئے ولائیت اور اس کے لوازم کا یقین نہایت ضروریات سے ہے۔ ولائیت نبوت کے اعتقاد کی پناہ ہے اور نبوت اقرار وجود باری تعالیٰ کے لئے پناہ۔ پس اولیاء انبیاء کے وجود کے لئے میخوں کی مانند ہیں اور انبیاء خداتعالیٰ کا وجود قائم کرنے کے لئے نہایت مستحکم کیلوں کے مشابہ ہیں سو جس شخص کو کسی ولی کے وجود پر مشاہدہ کے طور پر معرفت حاصل نہیں اس کی نظر نبی کی معرفت سے بھی قاصر ہے اور جس کو نبی کی کامل معرفت نہیں وہ خداتعالیٰ کی کامل معرفت سے بھی بے بہرہ ہے اور ایک دن ضرور ٹھوکر کھائے گا اور سخت ٹھوکر کھائے گا۔ اور مجرد دلائل عقلیہ اور علوم رسمیہ کسی کام نہیں آئیں گی۔

(ص 461-460)

سچوں اور کچوں میں فرق

فرمایا:۔

"یہ بھی نہیں سمجھنا چاہئے کہ کسی اجتہادی غلطی سے ربانی پیش گوئیوں کی شان وشوکت میں فرق آجاتا ہے یا وہ نوع انسان کے لئے چنداں مفید نہیں رہتیں یا وہ دین اور دینداروں کے گروہ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ اجتہادی غلطی اگر ہو بھی تو محض درمیانی اوقات میں بطور ابتلاء کے وارد ہوتی ہے اور پھر اس قدر کثرت سے سچائی کے نور ظہور پذیر ہوتے ہیں اور تائیدات الٰہیہ اپنے جلوے دکھاتے ہیں کہ گویا ایک دن چڑھ جاتا ہے اور مخاصمین کے سب جھگڑے ان سے انفصال پا جاتے ہیں۔ لیکن اس روز روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خداتعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں تا خداتعالیٰ سچوں اور کچوں اور ثابت قدموں اور بزدلوں میں فرق کر کے دکھلا دیوے۔"

(ص 457)

بیعت لینے کا حکم

میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی (۔) کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خداتعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل وجان طیار ہوں گے یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔

(ص 470)

وقف جدید کی اہمیت

● وقف جدید کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"احباب کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں"

(الفضل 17 فروری 1960ء)

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خداتعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ جس کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہوجائے گا اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہوجاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوجاتا ہے"

(از مجموعہ خطبات وقف جدید ص 92)

(ناظم مال وقف جدید)

ساڑھے بارہ ہزار سے زائد افراد کی شرکت

جماعت احمدیہ کینیڈا کا 27واں جلسہ سالانہ 2003ء

وفاقی وصوبائی وزراء وممبران پارلیمنٹ کے خطابات، بھرپور میڈیا کوریج

رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کا 27واں جلسہ سالانہ مورخہ 4 تا 6 جولائی 2003ء میٹروٹورانٹو کے معروف انٹرنیشنل سینٹر کے وسیع وعریض ہال میں منعقد ہوا۔ ایئر پورٹ پر آتے ہی دور سے ایک بہت بڑا الیکٹرانک بورڈ خوبصورت رنگین روشنیوں سے اس جلسہ کا اعلان کر رہا تھا۔ جلسہ گاہ اور سٹیج کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ لنگر خانہ مسیح موعود کا انتظام جماعت کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کے وسیع وعریض احاطہ میں کیا گیا۔ جلسہ سے قبل مقامی اخبارات نے جلی حروف میں جلسہ سالانہ کے اعلانات شائع کئے۔

جلسہ گاہ میں سٹیج کے پیچھے ایک قدآدم سکرین تھی جس کے ایک طرف بیت الاسلام ٹورانٹو اور دوسری طرف بیت الذکر کیلگری کا ماڈل تھا۔ سٹیج کے قریب میڈیا ڈیسک بنایا گیا اور باہر سے آنے والے غیر از جماعت دوستوں کے لئے نشستوں کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام تقاریر کے دوران مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں Computer Video Slide Show Presentation کا انتظام کیا گیا۔ اس کے ذریعہ تقاریر کے دوران آیات، حوالہ جات تجزیے اور اعداد وشمار وگراف، تصاویر وماڈل اور جلسہ کی کارروائی قد آدم سکرین پر ساتھ ساتھ دکھائی جاتی تھی جو مضمون کو سمجھنے اور سامعین کی دلچسپی کا باعث بنتی۔ اردو انگریزی رواں ترجمہ کا انتظام جلسہ کی کارروائی کے دوران موجود تھا۔ جلسہ کے کل چار اجلاس ہوئے جن میں 15 تقاریر اور 12 معزز مہمانوں کے خطابات ہوئے۔ جلسہ میں ساڑھے بارہ ہزار سے زائد افراد شریک تھے۔

پہلا روز

جلسہ کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بیت الاسلام میں تینوں دن نماز تہجد باجماعت ہوتی رہی۔ خطبہ جمعہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے دیا۔ جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب نے افتتاحی خطاب کیا آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام اردو وانگریزی میں پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے خاص طور پر جلسہ کینیڈا کے لئے بھجوایا تھا۔ اس کے بعد میٹروٹورانٹو کی معروف شخصیت محترمہ باربرا ہال Ms. Barbara Hall نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔

اس اجلاس میں صدارتی خطاب سے قبل دو تقاریر ہوئیں۔ پہلے مکرم لال خان ملک صاحب نائب امیر دوم نے اخروی زندگی اور مکرم مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسی ساگا نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے صحابہ رسولؐ کی سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔

دوسرا روز

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مولانا نسیم مہدی صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر اردو اور دو تقاریر انگریزی زبان میں ہوئیں۔ رواں ترجمہ کا انتظام بھی موجود تھا۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ ایڈمنٹن نے ''دین کی فتح'' اور مکرم محمد طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ وینکور نے دین کا مستقبل خلافت سے وابستہ ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم بیرسٹر عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اول نے انگریزی میں بیت الاسلام ٹورانٹو کے بارہ میں خطاب کیا۔ اس کے بعد صوبہ انٹاریو کے وزیر صحت Tony Clement نے خطاب کرتے ہوئے دینی معاشرہ کے اصولوں اور امن عامہ کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کی۔ اور انٹاریو کے پریمئر کی طرف سے جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے انگریزی زبان میں بیت الاسلام کے توسیعی منصوبہ کی تفصیلات بیان کیں۔ اور دوسری بیوت الذکر کی تعمیر کے خاکے پیش کئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ Jim Karygiannis نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اطلاع لندن ایئر پورٹ پر ملی تو وہ فلائٹ چھوڑ کر بیت الفضل لندن چلے گئے اور تعزیت بھی کی اور آخری دیدار بھی کیا۔

دوسرے اجلاس سے قبل جلسہ گاہ میں ظہرانے کے وقفہ میں احمدیہ میڈیکل، آرکیٹیکچر اور لائرز ایسوی ایشن کے علیحدہ علیحدہ اجلاسات منعقد ہوئے۔ شام ساڑھے چار بجے شروع ہونے والے اجلاس کی صدارت مکرم لال خان ملک صاحب نائب امیر دوم نے کی۔ تلاوت نظم کے بعد کرنل دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام نے دوران سال وفات پانے والے 30 احباب جماعت کینیڈا کے اسماء دعائے مغفرت کے لئے پڑھے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد اسلم داؤد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت کینیڈا نے جینیٹک انجینئرنگ کے دینی پہلو پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب نے ''علم فلکیات قرآن کی روشنی میں'' پر خطاب کیا۔ مکرم پروفیسر مصلح ثابت صاحب کی تقریر کا عنوان ''خلیفہ کیسے بنتا ہے'' تھا۔ چوتھی تقریر مکرم نسیم مہدی صاحب کی تھی جس کا موضوع تقدیر اور آزادی فکر وعمل تھا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی تھی آپ نے صحابہ رسولؐ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ کیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نے اس کے بعد کینیڈا سے شائع ہونے والی تین نئی کتب کا تعارف کروایا۔

آخری روز

اس جلسہ کے اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم بیرسٹر خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر اول نے کی۔ تلاوت نظم کے بعد مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے آنحضرتؐ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک کے بارہ میں تقریر کی۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے علم انعامی کی تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ مولانا نسیم مہدی صاحب نے اول، دوم، سوم آنے والی مجالس میں انعامات تقسیم کئے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

مکرم نسیم مہدی صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ جلسہ دنیا میں اس وقت لائیو نشر ہو رہا ہے ایک ایک مہمان کا تعارف ہوتا اور وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے۔

مندرجہ ذیل معززین نے خطاب کئے۔

☆ انٹاریو کے صوبائی وزیر Carl De Faria

☆ صوبہ برٹش کولمبیا کے وزیر صحت جناب گلزار چیمہ

☆ میئر آف مسی ساگا محترمہ Hazel Mc Calion

☆ میئر آف وان Michael Di Biase

☆ چندی گڑھ بھارت کی میئر

☆ لبرل پارٹی صوبہ انٹاریو کے قائد اور قائد حزب اختلاف Dalton Mcguinty

☆ وفاقی ممبر پارلیمنٹ Tony Lanno

☆ ممبر پارلیمنٹ Jim Karygiannis

☆ مہمان خصوصی عزت مآب Paul Marton MP

مؤخر الذکر معزز مہمان نے کہا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر افسوس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ آج کی دنیا کے سب سے بڑے روحانی پیشوا تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کو انتخاب پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت سر ظفر اللہ خان صاحب کے معترف تھے۔ انہوں نے کہا کہ صرف کینیڈا کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو جماعت احمدیہ کی ضرورت ہے۔

سٹیج پر بہت سے صوبائی اور قومی اسمبلی کے ایسے ممبران موجود تھے جنہیں وقت کی کمی کی وجہ سے خطاب کا موقع نہ مل سکا۔ تاہم محترم امیر صاحب نے ان کا تعارف کروا کے شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں کے خطاب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ کینیڈا کی جھلکیوں کی ویڈیو حاضرین جلسہ کو دکھائی گئی۔ اس کے بعد محترم نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا جس کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی پرتکلف ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

امسال مستورات کے جلسہ گاہ میں تین اجلاس منعقد ہوئے۔ جن کی صدارت مکرمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ کینیڈا نے کی۔ خواتین مقررین کے اسماء یہ ہیں۔

ملیسا ڈورول صاحبہ، حمیرا شمیم صاحبہ، مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ آنسہ رشید صاحبہ، سمیرا روحی صاحبہ، ناہید کھوکھر صاحبہ، مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ، محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت پر تقریر کی۔ محترمہ ونیشا مہراج صاحبہ نے احمدیت کی جانب سفر کے موضوع پر اور امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے بھی صدارتی خطاب کیا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیریں ثمرات ظاہر کرے اور شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

اس طرح دعا کریں

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں۔

''جموں کے رہنے والے خلیفہ نورالدین صاحب جو حضرت مسیح موعود کے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ میری آنکھیں دکھتی تھیں۔ بہت علاج کئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور میری آنکھیں اچھی ہونے میں نہیں آتیں۔ حضور نے فرمایا آپ ان الفاظ میں دعا کیا کریں 'اے خدا میرے وہ گناہ بھی بخش جن کی وجہ سے میں اس آنکھوں کے مرض میں گرفتار ہو گیا ہوں۔' (سیرۃ مسیح موعود۔ 526)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

سرخ مرچ کا تعارف اور استعمال

مرچ سرخ ایک مشہور عام سبزی ہے جو برصغیر پاک و ہند میں ہر جگہ بکثرت ملتی ہے۔ اور مختلف علاقوں میں مختلف موسموں میں کاشت ہوتی رہتی ہے۔ اس کی سات قسمیں مشہور ہیں۔ مرچ کا مزاج تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ لیکن جتنی مرچ میں تیزی ہوگی اتنی اس میں گرمی بڑھ جائے گی۔ مرچ کا رنگ ابتداء میں سبز اور پکنے پر گاڑھا سرخ ہو جاتا ہے۔ سبز مرچ کا اچار بڑی دیر تک رکھا جا سکتا ہے۔

حالیہ دور میں برلن میں ہونے والی ڈاکٹروں کی کانفرنس میں مختلف ممالک سے شامل ہونے والے دو ہزار ڈاکٹروں نے یہ بات متفقہ طور پر طے کی ہے کہ مرچ کا استعمال انسانی صحت کیلئے بہت ضروری ہے اور امراض قلب کے لئے مفید دوا ہے۔ لیکن لال مرچ کا استعمال یورپ، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، عرب اور دیگر کئی ممالک میں نہیں ہوتا۔

قدیم ہند بھی مرچ سے ناواقف تھے۔ سنسکرت کی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ ہندوستان میں سب سے پہلے سرخ مرچ لانے والے پرتگالی تھے۔ جب مرہٹے دکن سے شمالی ہندوستان میں آئے اس زمانہ میں چند آدمیوں نے مرچ کا استعمال شروع کیا مرچ گوشت اور سبزی کی بہترین اصلاح کرتی ہے۔ اور سالن کو خوش ذائقہ بناتی ہے۔ مرچ کھانا ہضم کرتی پیٹ کی ریاح اور دماغ کی فاسد رطوبتوں کو خارج کرتی ہے۔ مرچ سرخ موٹاپہ کو کم کرتی اور عروق قلب میں طاقت اور حرکت پیدا کرتی ہے۔ سرخ مرچ کا بکثرت استعمال امراض معدہ کے لئے نقصان دہ ہے۔ نیز بواسیر، سوزش معدہ و جگر پیدا کرتی اور قوت بصارت کو کمزور کرتی ہے مرچ کا زیادہ استعمال کرنا جسم میں صفرا پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے یرقان جیسے امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ پیشاب گہرا زرد اور جلن سے آنے لگتا ہے۔ اگر سرخ مرچ مناسب مقدار میں استعمال میں لائی جائے تو جسم کی حرارت کو قائم رکھتی ہے۔ مرچ کے فوائد حاصل کرنے کے لئے اسے کم مقدار میں استعمال کرنا چاہئے شملہ اور چین کی بڑی بڑی مرچیں بھی گوشت اور ترکاری میں استعمال ہوتی ہیں۔ جن کی حدت بہت کم ہوتی ہے نہایت خطرناک مرض ہیضہ کے لئے حکماء کے نزدیک سرخ مرچ اکسیر ہے کم نہیں۔ کتے کے کاٹنے کے مقام پر سرخ مرچ کو باندھنے سے زہر جسم میں اثر نہیں کرتا۔ ایک درمیانی سرخ مرچ کو پچاس گرام تیل سرسوں میں جلا کر تیل کو چھان کر جسم پر مالش کرتے سے خشک خارش کے لئے مفید ترین دوا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35256 میں زاہدہ پروین امینی زوجہ نصیر احمد امینی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈ فورڈ برطانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-2-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 60 تولے مالیتی -/3300 سٹرلنگ پونڈ۔ 2۔ حق مہر -/5000 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زاہدہ پروین امینی زوجہ نصیر احمد امینی برطانیہ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد طاہر ولد عبدالستار برطانیہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد عبدالحمید برطانیہ

مسل نمبر 35257 میں ابوبکر قاسم میوگاس ولد قاسم راجا ابراہیم میوگاس پیشہ ڈرائیور عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالسلام تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-10-1999 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ فارم رقبہ 4 ایکڑ واقع Vikanda تنزانیہ کا نصف حصہ مالیتی -/TS20000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TS100000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ابوبکر قاسم میوگاس ولد قاسم راجا ابراہیم میوگاس تنزانیہ گواہ شد نمبر 1 رمضان فضل مدحانی ولد فضل مدحانی تنزانیہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد درانی وصیت نمبر 25144 تنزانیہ

مسل نمبر 35258 میں سیف حسن سیف ولد حسن سیف ناقص چیمہ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موشی تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TS135000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سیف حسن سیف ولد حسن سیف ناقص چیمہ تنزانیہ گواہ شد نمبر 1 رمضان فضل مدحانی ولد فضل مدحانی تنزانیہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد درانی وصیت نمبر 25144

مسل نمبر 35259 میں محمد اکرم محمود ولد محمد علی قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برکینا فاسو بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-2-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/128000 فرانک سیفا ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اکرم محمود ولد محمد علی برکینا فاسو گواہ شد نمبر 1 ظفر احمد بٹ وصیت نمبر 30028 گواہ شد نمبر 2 محمود ناصر ثاقب وصیت نمبر 25099

مسل نمبر 35260 میں Diarra Bakary ولد Diarra Sougalo پیشہ مربی سلسلہ عمر 32 سال بیعت 1992ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-2-2003 میں وصیت کا اعلان کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/73355 فرانک سیفا ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Diarra Bakary ولد Diarra Sougalo آئیوری کوسٹ گواہ شد نمبر 1 رافع احمد تبسم وصیت نمبر 32174 گواہ شد نمبر 2 توارلے احمد آئیوری کوسٹ

مسل نمبر 35261 میں عبدالمنان ناصر ولد میاں محمد عبدالرحیم قوم گجر پیشہ .... عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع دارالعلوم مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ ایک واقع چک سکندر ضلع گجرات مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 یورو ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالمنان ناصر ولد میاں محمد ابراہیم ناصر جرمنی گواہ شد نمبر 1 شیخ نصیر الدین ولد شیخ جلال الدین جرمنی گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد چوہدری بشیر احمد جرمنی

لہسن

شوگر، دمہ اور کینسر جیسے موذی امراض میں فائدہ دیتا ہے۔ یہ جوڑوں کا درد، ہائی بلڈ پریشر، درد، خارش، پیٹ کی گیس اور پرانی کھانسی میں مفید ہے۔ دل کے امراض میں بھی بہت مفید ہے۔ روزانہ صبح دو تین جوئے لہسن کے کھانے سے زکام نہیں ہوتا نہ ہی دل کا مرض

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب

حضرت بابو قاسم الدین صاحب آف سیالکوٹ

بابو صاحب کا تعلق سیالکوٹ شہر سے تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس شہر کو اپنا وطن ثانی قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے بڑا خوش قسمت اور مردم خیز علاقہ سمجھا جاتا ہے کہ جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے احمدیت قبول کی اور اس قدر ذوق عبادت میں ترقی کی کہ تقرب الی اللہ کے مقام تک پہنچ گئے۔ بے شمار صاحب رویا و کشوف بزرگ ہو گزرے ہیں۔ بابو صاحب بھی انہیں پاکباز لوگوں سے تعلق رکھتے تھے۔

بابو صاحب سنجیدگی اور متانت کی مجسم تصویر تھے۔ آپ کا روحانی چہرہ سادگی میں لپٹا ہوا تھا۔ رومی ٹوپی پہنتے تھے۔ اللہ والوں کا چہرہ تھا۔ زبان خالق حقیقی کی حمد و ستائش میں ہمہ وقت مصروف رہتی تھی۔ شب بیدار بزرگ تھے۔ گویا کہ دست بکار دل بیار کا مکمل نمونہ تھے۔

برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت آپ ضلع سیالکوٹ میں امیر کی حیثیت سے خدمات بجا لا رہے تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین پاکستان میں آ رہے تھے۔ ان دوسرے مہاجرین کی طرح احمدی بھی ہجرت کی بے پناہ مشکلات سے دوچار تھے چونکہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقع تھا اور احمدیوں کی اکثریت بھی اسی ضلع سے تعلق رکھتی تھی لہٰذا لوگوں کی بڑی تعداد نے ضلع سیالکوٹ کا رخ کیا۔ بابو صاحب نے دیگر مقامی زعماء سے مل کر ان کی آبادکاری میں حصہ لیا اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا ان کی ہر طرح سے دامے درمے سخنے مدد کی اور احسن رنگ میں ان لٹے پٹے احمدیوں کی سکینت کا بندوبست کیا۔

بابو صاحب ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ایک اہم عہدے پر فائز تھے۔ اس لحاظ سے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اپنے تقویٰ و طہارت اور ایمانداری کی وجہ سے عزت و تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ بہت سے غیر از جماعت دوست ان کی صداقت اور ایمانداری کے لئے رطب اللسان تھے۔ آپ کی مدد کا سلسلہ بلاتفریق مذہب پھیلا ہوا تھا۔ خاکسار نے کئی ایسے احباب سے بابو صاحب کے متعلق تعریفی کلمات سنے ہیں۔

آپ کا شمار ضلع سیالکوٹ کے صف اول کے داعیان الی اللہ میں ہوتا تھا آپ اکثر نوجوانوں کو فرمایا کرتے تھے "تم اپنے آپ کو احمدیت کا پختہ ستون سمجھو" یہ الفاظ بڑے وقار اور تمکنت سے ادا کرتے تھے۔

خاکسار ان کے فیوض و برکات سے اکثر متمتع ہوتا رہتا تھا۔ دوران گفتگو وہ اپنی زندگی کے تاریخی واقعات کا ذکر چھیڑ دیتے تھے۔ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ ایک احمدی دوست نے جن کا تعلق نارووال سے تھا غیر ارادی طور پر دریا راوی کے سیلاب کے پانی میں بہہ جانے والی ایک گیلی (لکڑی کا شہتیر) کو پکڑ لیا متعلقہ حکام نے عدالت میں شکایت کر دی۔ وہ احمدی سزا کے خوف سے بہت غم زدہ ہوئے اور سیدھے حضرت مصلح موعود کے پاس پہنچے اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے اپنی بریت کے لئے مدد چاہی حضور نے بابو صاحب کے نام رقعہ لکھ دیا۔ اس شخص نے یہ رقعہ بابو صاحب کے ہاتھ میں تھما دیا بابو صاحب یہ رقعہ لے کر متعلقہ عدالت میں چلے گئے افسر مجاز جج صاحب نے آپ کے آنے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے نہایت صداقت سے واقعہ بیان کیا اور وہ رقعہ انہیں دکھایا اور کہا یہ رقعہ میرے پیر کی طرف سے آیا ہے۔ وہ مجھے کیا کہیں گے کہ بابو صاحب کی سیالکوٹ کی کچہری میں کیا عزت ہے۔ جج صاحب نے بابو صاحب کی زہد و تقویٰ کی زندگی کو دیکھ رکھا تھا۔ لہٰذا اس کی سزا معاف کر دی گئی۔

بابو صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ڈپٹی کمشنر سے لے کر دیگر افسران بالا مجھ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ جس کاغذ پر میرے Initial (مختصر دستخط) ہوتے تھے وہ بغیر کسی تذبذب کے دستخط کر دیتے تھے۔ یہ تھا اس فرشتہ سیرت انسان کا نمونہ جس کی ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔

ملازمت کے دوران کئی ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جن میں آزمائش اور ابتلاء اپنے نقطۂ عروج تک پہنچ جاتے ہیں ان میں ثابت قدم رہنا ایک خدا رسیدہ شخص کا ہی کام ہوتا ہے۔ بابو صاحب کی زندگی میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا جس میں آزمائش کے تمام تر پہلو موجود ہیں۔ ایک طرف احمدیت اور دوسری طرف دنیا کی مال و دولت کی جھلک۔

حضرت بابو صاحب شیخوپورہ شہر میں اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے تھے اور وہاں خزانچی تھے۔ انہی دنوں گورنمنٹ کی طرف سے کرنسی تبدیل کرنے کا حکم ہوا۔ یہ نازک اور اہم کام بابو صاحب کے سپرد ہوا۔ تقریباً آدھی رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے بابو صاحب کے کوارٹر کے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے ان اشخاص سے رات کی اس تاریکی میں آنے کی وجہ پوچھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ لوگ ننکانہ صاحب سے آئے ہیں اور بہت بڑی رقم جمع کروانا چاہتے ہیں تاکہ ان روپوں کی کرنسی تبدیل کر دی جائے ساتھ ہی اس کام کے بدلے ایک روپوں کی تھیلی رشوت کے طور پر پیش کی۔ مگر بابو صاحب نے اسے پائے استخفاف سے ٹھکرا دیا۔ آپ نے انہیں واشگاف الفاظ میں بتایا۔ میں احمدی ہوں اور ایسا کام نہیں کر سکتا اور احمدیت کے وقار کو کسی قیمت پر بھی ٹھیس نہیں پہنچا سکتا۔ بعد میں حقائق کے منظر عام پر آنے سے معلوم ہوا کہ دفتر والوں نے آپ کے خلاف گہری سازش تیار کی تھی۔ خدا کا یہ نیک بندہ اپنی دعاؤں کے طفیل اپنے دامن کو پاک اور مطہر رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ پاک دامنی پسند آئی اور سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر ترقی پا کر سیالکوٹ ڈی۔سی آفس میں متعین ہو گئے۔ آپ کو قدرت ثانیہ کے تمام مظاہر سے سچی عقیدت تھی ان کے تمام احکام کی بجا آوری میں تن من دھن کی بازی لگا دیتے تھے ان کے سپرد کئے گئے کام کی جب تک تکمیل نہیں کر لیتے تھے چین سے نہیں بیٹھتے تھے۔

آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ کئی لوگ آپ کی دعاؤں سے مستفید ہوئے تھے۔ ان کے لئے نہایت رقت اور سوز و الحاح سے دعائیں کرتے تھے خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا تھا۔ درود شریف کا ورد کثرت سے کرتے تھے۔ ائمہ جماعت کی طرف سے جن اوراد و وظائف کی تلقین ہوتی ان کا ذکر بالالتزام کرتے تھے۔ ایک دن دوران گفتگو فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر کی آخری آیات جو یاایتھا النفس سے شروع ہوتی ہیں کا ورد مجھے دن میں دو سو بار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل زندگی کے آخری لمحے تک کرتے رہے۔ غالباً ان آیات کے مفہوم کے اعتبار سے یہ اشارہ تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے گا اور نفس مطمئنہ کے اعلیٰ مقام سے نوازے گا۔

بابو صاحب بہت ہی صفات و خوبیوں کے مالک تھے جب کبھی کوئی شخص تاریخ احمدیت سیالکوٹ لکھنے کے لئے قلم کو جنبش دے گا تو بابو صاحب کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ نمایاں الفاظ میں کرے گا۔ اور آنے والی نسلیں احمدیت کے اس جاں نثار پر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کریں گی اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر اپنا خاص فضل فرمائے ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ سویڈن

واقفین نو سویڈن کا پہلا اجتماع

جماعت احمدیہ سویڈن کا پہلا وقف نو اجتماع مورخہ 6,5,4 / جولائی 2003ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوا۔ 4 / جولائی بروز جمعۃ المبارک تین بجے اس اجتماع کی افتتاحی تقریب ہوئی جس میں تلاوت نظم وقف نو بچوں نے کی سیکرٹری صاحب وقف نو نے رپورٹ پیش کی اس تقریب کے اختتام پر مکرم نیشنل امیر صاحب نے بچوں اور والدین سے خطاب کیا جس میں حضور کی ہدایات کی روشنی میں بچوں اور والدین کو نصائح فرمائیں اور دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس اجتماع میں کل حاضری اللہ کے فضل سے 77 فیصد رہی۔

جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو بھی پروگرام کے مطابق دینی مقابلہ جات ہوتے رہے اس کے علاوہ اصول تجوید، عام دینی معلومات اور نماز کی کلاسوں کے علاوہ بچوں کا الگ الگ جائزہ بھی لیا گیا کہ ان کی دینی علمی حالت کیسی ہے اور ایک جائزہ فارم پر کیا گیا۔ تمام مقابلہ جات میں تمام بچوں نے بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔

بروز اتوار اس اجتماع کی اختتامی تقریب ہوئی جس میں بچوں کے علاوہ والدین نے بھی بڑی دلچسپی سے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ پھر تقسیم انعامات ہوئی اور مکرم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدا تعالیٰ کی ان امانتوں کی حفاظت کرنے اور یہ تحفے سجا کر خدا کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 / ستمبر 2003ء)

سانحہ ارتحال

مکرمہ رشیدہ جاوید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ لکھتی ہیں کہ میری بہن مکرمہ حمیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم میاں بہادر دین صاحب آف پشاور مورخہ 23 جون 2003 کو وفات پاگئیں۔ وہ میرے بیٹے کے نکاح کی تقریب میں شمولیت کیلئے لاہور گئی ہوئی تھیں۔ ان کا جنازہ لاہور سے مورخہ 24 جون 2003ء کو ان کے آبائی گاؤں چمکنی پشاور لے جایا گیا اگلے روز مورخہ 25 جون کو ان کی نماز جنازہ صبح گیارہ بجے احمدیہ قبرستان میں مکرم حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مرحومہ نے ہمارے والدین کی وفات کے بعد بچپن میں ہم بہن بھائیوں کی بہت قربانیاں دے کر پرورش کی تھی دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت ہے

ایسے احمدی نوجوان جو میٹرک پاس ہیں۔ اور عمر 24 سال سے کم ہے۔ جسمانی ساخت اور عمومی صحت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اگر ملازمت کے خواہاں ہیں۔ تو اپنی درخواستیں مقامی صدر اور امیر صاحب ضلع کی تصدیق و توثیق کے ساتھ 15 / اکتوبر 2003ء تک نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ (نظارت امور عامہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	29۔ستمبر	زوال آفتاب	11-59
سوموار	29۔ستمبر	غروب آفتاب	5-59
منگل	30۔ستمبر	طلوع فجر	4-38
منگل	30۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-59

نوابزادہ نصر اللہ خان کی وفات اے آرڈی کے رہنما اور معمر سیاستدان نوابزادہ نصر اللہ خان انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 86 سال تھی۔ چند دن پہلے دل کا دورہ پڑنے پر الشفاء ہسپتال اسلام آباد میں داخل کرایا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا زیادہ حصہ اپوزیشن میں رہ کر گزارا اور مختلف سیاسی جماعتوں کو اکٹھا کر کے حکومت کی پالیسیوں پر تنقید اور اصلاح کی کوشش کرتے رہے۔ وہ 1918ء میں خان گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ان کی میت آبائی گاؤں میں سپرد خاک کی گئی۔

اسلامی ممالک اور مغرب میں نفرت عالمی خطرہ ہے صدر جنرل مشرف نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان میں استحکام کی خاطر بین الاقوامی امن فورس کی تعداد میں اضافہ کرے، مسلمان ملکوں اور مغرب کے درمیان پائی جانے والی نفرت سنگین عالمی خطرہ ہے۔ صدر حامد کرزئی اور ان کی حکومت قائم رہنی چاہئے اسامہ بن لادن پاک افغان سرحد کے ساتھ پہاڑی علاقے میں موجود ہوسکتا ہے اسے پکڑنے میں ناکامی کا الزام پاکستان اور امریکہ دونوں پر عائد ہوگا۔

لائیوسٹاک اور پولٹری کے فروغ کیلئے ریسرچ سنٹر کا قیام وزیراعلیٰ پنجاب نے لائیوسٹاک اور پولٹری کے فروغ کیلئے پنجاب میں 40 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید ریسرچ سنٹر قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم نے زراعت تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ لائیوسٹاک اور پولٹری کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کرلیا ہے۔

گرفتار افراد کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائیگا وزیرداخلہ سید فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ کراچی اور پشاور سے گرفتار افراد کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائے گا ان پر شبہ ہے کہ یہ دہشت گردی کے نیٹ ورک کے ساتھ ملوث ہیں۔ ان کو پاکستان کی سرزمین پر پکڑا ہے اپنے قوانین کے مطابق کارروائی کرینگے۔ ملک کو دہشت گردی اور فرقہ واریت سے پاک کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

ایشیا ہاکی کپ۔ پاکستان فائنل میں پاکستان اور بھارت کی ٹیمیں ایشیا کپ ہاکی ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گئیں۔ کوالالمپور میں کھیلے گئے سیمی فائنل میں پاکستان نے جاپان کو 3-1 جبکہ بھارت نے جنوبی کوریا کو دو چار سے شکست دی۔

بھارتی فضائیہ کیلئے اسرائیل کے ایٹمی آلات بھارتی فضائیہ کیلئے اسرائیل سے 9۔ارب ڈالر کے ایٹمی آلات دہلی پہنچ گئے ہیں۔ جنہیں بنگلور، ناگپور، جیسلمیر اور پٹھان کوٹ کے خفیہ اڈوں پر پہنچایا جائے گا۔ مزید آلات اکتوبر میں آنا شروع ہونگے۔ 2004ء تک تمام معاہدے مکمل ہوجائیں گے۔

عراق میں انتخابات امریکہ نے کہا ہے۔ عراقی حکمران کونسل کو چھ ماہ کی مہلت دی جائے گی جس میں سے اگلے سال انتخابات کے انعقاد اور نئی حکومت کے قیام سے متعلق آئین تجویز کرنا ہوگا۔

ہتھیار فروخت کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک امریکی کانگرس کی ایک رپورٹ کے مطابق امن کا دعویدار امریکہ ہتھیار فروخت کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ امریکہ نے 2002ء کے دوران دنیا بھر میں 29.3 ارب ڈالر کا اسلحہ بیچا اس میں سے 62 فیصد ہتھیار ترقی پذیر ملکوں کو بیچے گئے۔ دوسرے نمبر پر روس ہے جس نے اس مدت میں 5.7 ارب ڈالر اسلحہ کی فروخت سے کمائے اور یوکرائن نے 1.6۔ارب ڈالر کا اسلحہ غریب ملکوں کو بیچا۔

عراق کی تعمیر نو برطانیہ نے کہا ہے کہ عالمی برادری عراق کی تعمیر نو میں مدد کرے۔ عراق پر حملہ درست تھا۔ وہاں آزادی اور حقوق کی بحالی کیلئے عراقیوں کی مدد کی جائے اس میں ہم سب کا فائدہ ہے عراق سے فوجیں واپس بلانے کا فرانس اور جرمنی کا مطالبہ تسلیم نہیں کرتے۔

اقوام متحدہ عراق میں ہی رہے عراقی گورننگ کونسل کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کا عراق سے اپنا عملہ نکالنے کا فیصلہ دہشت گردوں کے ہاتھوں میں کھیلنے کے مترادف ہے۔ اگرچہ اقوام متحدہ کے عملہ پر عراق میں دو دفعہ حملہ کیا گیا لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ اقوام متحدہ عراق میں ہی رہے امریکہ نے کہا ہے کہ عراق سے عملہ کم کرنے کا اقوام متحدہ کا فیصلہ مایوس کن اور خطرناک ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں کیا گیا جب ہم عراق کی تعمیر نو کیلئے عالمی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اسرائیل کے خلاف مخاصمانہ رویہ اسرائیل کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ ہمارے خلاف مخاصمانہ رویہ تبدیل کرے۔ انہوں نے عرب ممالک سے بھی اپیل کی کہ وہ علاقے میں امن وسلامتی کیلئے یاسر عرفات کی حمایت ترک کر دیں کیونکہ عرفات دنیا کے بڑے دہشت گردوں میں سے ایک ہیں۔

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 110 سیکٹر۔F-11-3 اسلام آباد
(500 مربع گز) ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ 22 ربوہ
دفتر فون 212764 گھر: 211379

کم قیمت — اقصیٰ فیبرکس
اب اقصیٰ فیبرکس اعلیٰ سوتی اور ریشمی کپڑے کے علاوہ سستے برقعے بھی مہیا کر رہا ہے۔
سادہ برقع -/375 روپے، پاپنگ برقع 390 روپے
جرمن سٹائل 400 روپے
پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں
اقصیٰ فیبرکس — اقصیٰ چوک ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج — ہمدردانہ مشورہ
اوقات مطب: موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے
جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے — بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۲۱۱۴۳۴ - ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴-۲۱۴۹۶۶

ربوہ پراپرٹی سنٹر
ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے پوتا ابن چوہدری بشیر احمد گوپے

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک

چہرے کے کیل۔ داغ۔ تل۔ چھائیاں

ACNE CURE	30/-	چہرہ، چھاتی اور پیٹھ وغیرہ پر جوانی کے کیل نکلنا
BROWN SPOTS CURE	30/-	چہرہ اور جلد پر بھورے داغ، چھائیاں
CURATIVE VASLINE	25/-	چہرہ کے داغوں، کیل، چھائیوں پر لگانے کی دوا
BOILS CURE	30/-	پھوڑے پھنسیاں، ابھرے دانوں والی جلدی مرض
MOLES CURE	30/-	چہرہ و جلد پر بھورے یا کالے تل بننا۔

لٹریچر وادویات ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک: 214606
ہیڈ آفس: 213156

ربوہ میں اپنی نوعیت کا واحد
شادی ہال
ہر قسم کی تقریبات کیلئے مہمانوں کی تواضع کیلئے مکمل انتظامات کی سہولت۔
خوبصورت ماحول۔ سرسبز گردونواح
آپ کے مہمانوں کی عزت ہماری عزت ہے
انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا معیار آپ کی سوچ سے بڑھ کر ہوگا
کاہلوں میرج ہال
214514

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29